یہ سب تمہارا کرم ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

انوارِ شیرِ ربانیؒ

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

ناشر

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

انوارِ شیرِ ربّانی رح

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

ناشر
مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف

حقوق اشاعت محفوظ

پیر طریقت رہبر شریعت ماحی بدعت حامی شریعت فخر المشائخ حضرت صاجزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے زیر نگرانی و زیر سرپرستی شائع ہوئی

نام کتاب	----------------	انوار شیر ربانی
مولف	----------------	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
ناشر	----------------	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف
چھاپہ خانہ	----------------	آر زیڈ پیکجز 2۔ کورٹ سٹریٹ لاہور
پروف ریڈنگ	----------------	صوفی اللہ رکھا شرقپوری
سن اشاعت	----------------	اگست 1999ء (ربیع الثانی 1420ھ)
تعداد	----------------	500
قیمت	----------------	150 روپے
کمپیوٹر کمپوزر	----------------	ظہیر غوری
ملنے کا پتہ	----------------	(1) کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر 5، اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، نزد حضرت داتا گنج بخش لاہور۔ (2) مکتبہ نور اسلام، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

حضور ﷺ کے زمانہ نبوت کے ابتدائی ایام کا یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ آپؐ نے ایک بڑھیا کو دیکھا جس کی کمر جھکی ہوئی تھی اس کی گٹھڑی کا بوجھ اس کی قوت سے زیادہ تھا وہ مکہ کے باہر ایک پگڈنڈی پر کبھی چلتی کبھی بیٹھ کر ستانے لگتی۔ حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا:

"اماں جی! لائیں اپنا بوجھ مجھے دے دیں، میں آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دوں گا۔" چنانچہ وہ بڑھیا آپؐ کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

حضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ وہ مکہ کو چھوڑ کر کیوں باہر جا رہی ہے؟

بڑھیا نے عرض کیا، سنا ہے مکہ میں کوئی محمدؐ نامی شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کا جادو ہر شخص پر چل رہا ہے۔ وہ جس سے بھی بات کرتا ہے وہ اسی کا ہو جاتا ہے۔ میں اس سے اپنے ایمان کو بچانے کی غرض سے جا رہی ہوں۔

جب آپ ﷺ اسے اس کی منزل تک لے گئے تو بڑھیا نے کہا بیٹا آپؐ تو بڑے اچھے ہیں آپؐ کا نام کیا ہے؟ مکے کے اس جادوگر سے بچ کے رہنا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "اماں جی میں وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، جسے لوگ جادوگر کہتے ہیں"۔

بڑھیا نے کمر سیدھی کی اور غور سے حضور ﷺ کو دیکھا اور کہا اگر آپؐ ہی نبوت کا دعویٰ کرنے والے ہیں تو میں آپؐ پر ایمان لاتی ہوں۔

بڑھیا نے کلمہ پڑھا اور مسلمانوں میں شامل ہو گئی۔

بڑھیا نے کلمہ اس لئے پڑھا کہ وہ آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ

سے بے حد متاثر ہو گئی تھی۔ کسی کو متاثر کرنے والا اخلاق واقعتہ" بڑی اچھی صفت ہے۔ اس سے دل جیت لئے جاتے ہیں۔

اب میاں صاحب کے اخلاق کا ایک واقعہ پڑھئے کہ ایک دفعہ آپؒ قبرستان (ڈوہراں والا) کی طرف جا رہے تھے۔ رستے میں ایک لنجا (لولا) لڑکا دیکھا۔ وہ جسمانی طور پر کمزور بھی تھا۔ وہ سڑک (کچی سڑک) کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ عام لوگوں کا خیال یہی تھا کہ وہ کوئی بھکاری ہے۔ مگر اس نے کسی سے کوئی سوال نہیں کیا۔

میاں صاحبؒ پاس سے گزرے تو اس لڑکے نے بڑی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ آپؒ اس کے قریب گئے' پوچھا کہ بیٹا آپ نے کہاں جانا ہے۔ اس کے جواب میں عرض کیا کہ سکھانوالہ میں۔ (سکھانوالہ کی بستی یہاں سے کوئی دو میل کے فاصلے پر ہے)

آپؒ نے اسے کندھوں پر بٹھایا اور سکھانوالہ لے چلے۔ راستہ چلتے کئی لوگوں نے دیکھا تو عرض کیا۔ سرکار آپؒ کیوں تکلیف کرتے ہیں اسے ہم اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن آپؒ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا:

میرا بھی دل ہے' مجھ پر بھی کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ وہ بھی کوئی انسان ہے جو دوسروں کے کام نہ آئے۔ یہ میرا کام ہے لہٰذا اسے میں ہی انجام دوں گا' چنانچہ آپؒ اسے سکھانوالہ میں لے گئے اور کچھ رقم سے اس کی مدد بھی کی۔

جنگ احد میں مسلمانوں کا بہت جانی نقصان ہوا کئی عورتیں بیوہ ہو گئیں